FEDERAL OMBUDSMAN

بچوں کے حقوق کا تحفظ اور فروغ

گریونیس کمشنر برائے اطفال

وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ، اسلام آباد

فہرست مندرجات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
i۔	پیش لفظ	1-2
ii۔	تعارف	3-4
iii۔	آئینِ پاکستان کی متعلقہ دفعات	5
iv۔	اقوام متحدہ کا کنونشن برائے چائلڈ رائٹس (UNCRC)	6
v۔	وفاقی محتسب کا مینڈیٹ	6
vi۔	بچوں کی شکایات کا دفتر (چلڈرن کمپلینٹ آفس) (سی سی او):	7
vii۔	شکایت کیسے درج کی جائے؟ ہیلپ لائن/ لینڈ لائن	8-9
vii۔	وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ کے اقدامات، مفصل جائزہ	10
ix۔	نیشنل کمیٹی آن چلڈرن (قومی کمیٹی برائے اطفال):	11-12
ضمیمہ:		
i۔	وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ کے علاقائی دفاتر میں فوکل پوائنٹس "A"	13
ii۔	قومی کمیٹی برائے اطفال کے اراکین کی فہرست "B"	14-15

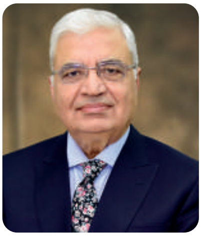

اعجاز احمد قریشی
وفاقی محتسب

پیش لفظ

''بچوں کے حقوق کا تحفظ اور فروغ'' کے اس کتابچے کا مقصد اُس دائرہ کار کے بارے میں جامع معلومات فراہم کرنا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب سیکرٹریٹ (WMS) بچوں کے مسائل کو زیرِ غور لاتا ہے، جو کہ اس بات کی توثیق ہے کہ بچوں کے حقوق کا تحفظ ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ یہ کتابچہ ملک میں بچوں کو دَرپیش حساس چیلنجز جیسے کہ سٹریٹ چلڈرن، بچوں کے خلاف سائبر کرائم، خواتین اور بچوں کے حوالے سے جیلوں میں اصلاحات اور چائلڈ لیبر کے حوالے سے طریقہ کار وضع کرنے اور قصور جیسے سانحات کی روک تھام کے حوالے سے فوری سٹریٹیجک کارروائی کو بھی اُجاگر کرتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ بچوں کے ساتھ بدسلوکی روکنے اور انھیں اس سے بچانے کے سلسلے میں شکایات کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔

پاکستان کے مخصوص ڈیموگرافکس اور علاقائی، جغرافیائی و سیاسی صورتحال، اس کے اندرونی سماجی و معاشی حرکیات (قوتِ عمل) پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پاکستان میں آبادی کا 53 فیصد 18 سال سے کم عمر بچوں پر مشتمل ہے جو کہ ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ اس آبادی کی اکثریت دیہی علاقوں میں آباد ہے جہاں بنیادی ضروریاتِ زندگی محدود ہیں جو کہ قدرتی آفات، شدید موسمی حالات (خشک سالی اور سیلاب) اور حالیہ ماحولیاتی بحران میں اکثر و بیشتر تباہی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ شہری علاقوں سے تعلق رکھنے والے پسماندہ کمیونٹیز کے بچے بھی مختلف اقسام کے خطرات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ شدید غربت سے پیدا حالات اور کمزور خاندانی تحفظ سے زیادہ تر بچے استحصال کا نشانہ بنتے ہیں اور نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ نے تبدیلی لانے کے لیے عمل انگیز کا کام کیا ہے اور بچوں کے حقوق کے مسائل پر گفتگو کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔

پاکستان کو اپنی آئینی اور UNCRC کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے جامع سوچ اور اقدامات کی ضرورت ہے۔ وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ نے آئین اور UNCRC کی دفعات کے نفاذ کے لیے مختلف حیثیتوں میں خدمات فراہم کی ہیں اور اپنے مختلف اقدامات سے خامیوں کو دور کرنے اور خلا پُر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے فعال کردار اور اقدامات نے قانونی اصلاحات میں اپنی مداخلت سے رہنمائی فراہم کی۔ اس کے علاوہ بچوں کے حقوق کا تحفظ کرنے اور نگرانی کے لیے اداروں کو بااختیار بنایا گیا اور یہ ادارے مکمل فعال ہیں۔ لاہور، کراچی، کوئٹہ اور پشاور کے علاقائی دفاتر اور وفاقی محتسب سیکرٹریٹ اسلام آباد میں بچوں کے شکایات سیل/ گریوئینس (Grievance) کمشنز کام کر رہے ہیں۔

وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کا نظام بچوں کے مسائل کے اس دائرہ کار کے تحت کام کرتا ہے: (الف) کسی بھی وفاقی ادارے اور کمیشن کے ذریعے کارروائی کے مؤثر ترین نظام کے ذریعے بچوں کے خلاف سرزد ہونے والی شکایات کی دادرسی: (ب) بچوں کے حقوق کے بارے میں شراکت داروں کی شمولیت سے مشاورت اور تحقیق کے ذریعے بچوں کے مسائل حل کرنے کے پلیٹ فارم مہیا کرنا: (ج) وفاقی محتسب کو حکومت کو بچوں کے حقوق کو متاثر کرنے والے نظام پر مشاورت کے قابل بنانا اور بچوں کے حقوق کے بارے میں آئین کی متعلقہ شقوں اور UNCRC کی دفعات پر عمل درآمد میں مدد دینا۔ اِن مقاصد کے تناظر میں اپنے اہم شراکت دار UNICEF (یونیسف) کے گراں قدر تعاون کو سراہتے ہوئے ہیں اس کی خدمات کا اعتراف کرتا ہوں۔

وفاقی محتسب کے دفتر نے اپنے اختیارات کے تحت فوری انتظامی انصاف کی فراہمی کا عزم کر رکھا ہے اور معاشرے کے پسماندہ اور کمزور گروہوں خصوصاً بچوں کی پسماندگی میں کمی لانے والے اقدامات کے ذریعے اُن کی بھرپور مدد کے حوالے سے نظام میں اصلاحات لانے کے لیے تمام اقدامات کر رہا ہے۔

تعارف

پاکستان کی 25 ملین آبادی کا 53 فیصد 18 سال سے کم عمر بچوں پر مشتمل ہے۔ مستقبل کے امین ہونے کے ناتے قومی ترقی میں اُن کا کردار نہایت اہم ہے۔ پاکستان کا آئین بچوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے، متعلقہ قوانین اور لیگل فریم ورک اسے مزید تقویت فراہم کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے کنونشن آن چائلڈ رائٹس (UNCRC) کی روشنی میں بین الاقوامی ذمہ داریوں نے بچوں کے حقوق کے تحفظ کے عہد کو مزید مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کا حصول، خصوصاً بچوں کے حقوق کے بارے میں اہداف کا حصول بھی یکساں اہم ہے۔ ترقی کے اہداف کو معاشروں خصوصاً بچوں میں لچکدار رویوں کی تشکیل سے ہم آہنگ کرنا آئندہ آنے والے سالوں میں زیادہ سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔

مندرجہ بالا تناظر میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ (WMS) نے بچوں کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کو کلیدی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں، WMS نے بچوں سے متعلق شکایات کے ازالے کے ساتھ ساتھ بچوں کے حقوق کو متاثر کرنے والے اہم ترین مسائل کو حل کرنے کی تجاویز اور فوری کارروائی کرنے کی حکمتِ عملی پر بھی اپنی توجہ مرکوز رکھی ہے۔ عوام الناس تک آگہی کے سفر کے لیے مشاورت اور ورکشاپوں کے انعقاد سے بچوں کے مسائل حل کرنے میں مدد حاصل ہوئی ہے۔ مزید برآں، مختلف سرویز (Surveys) اور تحقیق کے انعقاد سے پالیسی، فیصلہ سازی اور دیگر شراکت داروں کے حوالے سے مدد حاصل ہوئی ہے۔

''بچوں کے حقوق کا تحفظ اور فروغ'' کے عنوان سے اس کتابچے میں جن اُمور کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اُن میں وفاقی محتسب کے نظام کی تشکیل اور وسیع تر اقدامات، متعلقہ سٹڈیز کا انعقاد اور آئین پاکستان اور UNCRC کی اہم دفعات شامل ہیں۔

گریئونس (Grievance) کمشنر، وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی جانب سے نمٹائی جانے والی شکایات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

وصول شکایات						
	سال 2022ء	اپریل 2023ء	کل	سال 2022ء	اپریل 2023ء	کل
فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن	151	-	151	161	-	161
تشدد کے کیسز	35	21	56	35	21	56
کل	186	21	207	196	21	217

پاکستان کے آئین سے متعلقہ دفعات

اس بات کا خیال رکھنا اہم ہے کہ پاکستان کے آئین میں بچوں کے حقوق کے بارے میں دفعات موجود ہیں۔تاہم اِن دفعات پر عمل درآمد کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔متعلقہ دفعات درج ذیل ہیں:

1۔ آرٹیکل (1)11 میں غلامی کی ممانعت کرتے ہوئے یہ درج ہے کہ کوئی بھی قانون پاکستان میں کسی بھی شکل میں غلامی کی اجازت یا سہولت نہیں دیتا ہے۔

2۔ آرٹیکل (2)11 میں تمام اقسام کی جبری مشقت اور انسانی سمگلنگ کی ممانعت کی گئی ہے۔

3۔ آرٹیکل (3)11 میں 14 سال سے کم عمر بچوں کی کسی فیکٹری، کان یا کسی دیگر مضررساں ملازمت کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

4۔ سیکشن (1) 25 (2) (3) میں تمام شہریوں کو برابر قرار دیا گیا ہے جو قانون کے تحت برابر تحفظ کے حق دار ہیں۔اس سیکشن میں مزید درج ہے کہ جنس کی بنیاد پر کسی امتیاز کی اجازت نہیں ہے اور ریاست خواتین اور بچوں کے تحفظ کے لیے خصوصی دفعات تشکیل دے سکتی ہے۔

5۔ آرٹیکل 25A کے مطابق ''ریاست 5 سال سے لے کر 16 سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو ایسے طریقے سے مفت تعلیم فراہم کرے گی جس کا تعین قانون کے تحت کیا گیا ہو۔''

6۔ سیکشن 35 میں پالیسی کے اُصول بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ریاست شادی، خاندان، ماں اور بچے کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔

7۔ آرٹیکل 37 میں درج ہے کہ ''انسانی وقار کا تحفظ ضروری ہے اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ کام کے حالات اور انصاف کو یقینی بنانے کے لیے
دفعات تشکیل دے، اور خواتین اور بچوں کو ایسی ملازمتیں نہ دیئے جانے کو یقینی بنائے جو اُن کی عمر اور جنس کے مطابق نہ ہوں۔''

حالیہ سالوں میں مندرجہ بالا شقوں پر عمل درآمد اور نفاذ کے لیے بعض قوانین بھی بنائے گئے ہیں جیسا کہ مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا ایکٹ 2012ء، ایمپلائمنٹ آف چلڈرن ایکٹ 1991ء، انسانوں خصوصاً خواتین اور بچوں کی ٹریفکنگ کا ایکٹ 2018ء۔صوبائی سطح پر بھی بچوں کی متعلقہ جغرافیائی اور ثقافتی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے یکساں یا اضافی قوانین بنائے گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کا کنونشن برائے چائلڈ رائٹس (UNCRC)

پاکستان UNCRC کا دستخط کنندہ (Signatory) ہے۔ یہ کنونشن معیار کے تعین کے ذریعے بچوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ اس کنونشن میں بچے کی تعریف یہ ہے کہ ''18 سال سے کم عمر کا ہر فرد، تاوقتیکہ اُس پر بچوں کے قانون کا اطلاق ہوتا ہو اور بلوغت کے مقام تک پہنچ چکا ہو۔'' UNCRC میں انسانی حقوق کی تمام جہتوں کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں بچوں کے معاشی، جنسی اور دیگر استحصال بشمول تشدد سے تحفظ فراہم کرنے اور 18 سال سے کم عمر بچوں کو سرزد جرائم پر سزائے موت نہ دینے پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں یتیموں، پناہ گزینوں، نابالغ مجرموں اور معذوروں کے خصوصی تحفظ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ UNCRC کی بنیاد جن چار عمومی اُصولوں پر قائم ہے، وہ یہ ہیں:

1۔ عدم امتیاز (آرٹیکل 2): کسی بھی استثنٰی کے بغیر تمام بچوں پر حقوق لاگو ہوتے ہیں۔ بچوں کو کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک سے بچانا اور ان کے حقوق کو فروغ دینے کے لیے تمام مثبت اقدامات بروئے کار لانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

2۔ بچوں کے بہترین ترمفاد (آرٹیکل 3): بچوں سے متعلق تمام اقدامات اُن کے بہترین ترمفاد میں ہوں۔

3۔ بچوں کو زندہ رہنے (بقا) اور ترقی کرنے کا حق (آرٹیکل 6): زندگی ہر بچے کا حق ہے۔ بچے کی بقا اور ترقی کو یقینی بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

4۔ شرکت (آرٹیکل 12): بچوں اور بچیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنی ذات کو متاثر کرنے والے اُمور کی فیصلہ سازی میں شامل ہوں۔

وفاقی محتسب کا مینڈیٹ (اختیار)

وفاقی محتسب کا دفتر 1983ء میں صدارتی آرڈر (حکم نامے) نمبر 1 کے تحت قائم کیا گیا۔ جسے بعد ازاں 2013ء کے Federal Ombudsman Institutional Reform Act بابت 2013 XIV کے تحت ریگولیٹ کیا گیا، یہ ایکٹ وفاقی محتسب کو کسی ادارے (ایجنسی) کی بدانتظامی کی وجہ سے کسی شخص کے ساتھ کی جانے والی ناانصافی کی تلافی کرنے، درست کرنے، حل کرنے اور تحقیقات کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس آرڈر (حکم نامے) میں ایجنسی سے مراد وزارت، ڈویژن، کمیشن یا وفاقی حکومت کا دفتر یا قانونی ادارہ، کارپوریشن یا وفاقی حکومت کے تحت قائم کردہ یا زیرانتظام دیگر ادارے ہیں۔

بچوں کی شکایات کا دفتر (چلڈرن کمپلینٹ آفس) (سی سی او):

وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں بچوں کی شکایات کا دفتر (سی سی او) 2008ء میں قائم کیا گیا۔ اس دفتر نے بچوں سے متعلق شکایات وصول کرنے اور انھیں حل کرنے کے طریقہ کار پر انتہائی لگن سے اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ اگر کوئی بچہ محسوس کرے کہ کسی حکومتی/سرکاری ادارہ یا دیگر کسی متعلقہ ادارے نے اُن کے ساتھ کسی معاملہ میں ناانصافی کی ہے تو وہ سی سی او (CCO) کے پاس شکایت کر سکتے ہیں۔ یہ شکایات بچوں کی طرف سے اُن کے والدین بھی کر سکتے ہیں۔ اگر یہ شکایت بچے/ بچی کے والدین یا سرپرست کے علاوہ کسی اور شخص نے کی ہے، تو اسے اُن کے علم میں لایا جائے گا۔

سی سی او تین جہتوں میں کردار ادا کر رہا ہے:

1۔ بچوں یا اُن کی طرف سے دی گئی درخواستوں کی وصولی، جائزہ لینا اور تحقیقات کرنا۔

2۔ بچوں کے حقوق اور فلاح و بہبود کو فروغ دینا۔

3۔ بچوں کے حقوق کو متاثر کرنے والے نظام کے مسائل پر حکومت کو مشورہ دینا اور UNCRC پر عمل درآمد کرنے میں مدد دینا۔

پاکستان کے آئین میں 18 ویں ترمیم کے تناظر میں صوبائی محتسب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جہاں بچوں کی شکایات کے دفاتر کام کر رہے ہیں۔ تاہم وفاقی محتسب سیکرٹریٹ نے 4 علاقائی دفاتر کے سربراہان کو ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار والے علاقوں میں بچوں کے حقوق کے مسائل کی نگرانی کریں۔ وفاقی اور صوبائی محتسب پورے ملک میں بچوں کے حقوق پر اثر انداز ہونے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ ایڈوائزری (مشاورتی) سطح پر مشاورت کے لیے نیشنل کمیٹی آن چلڈرن میں متعدد شراکت داروں کی شمولیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔

شکایت کیسے درج کی جائے:

1۔ انگریزی یا اُردو میں تحریر کردہ شکایت وفاقی محتسب سیکرٹریٹ یا علاقائی دفاترWMS فارم "A" پر ویب سائٹ ww.mohtasib.gov.pk

درج پتے پر دی جاسکتی ہے۔ یہ پتہ ضمیمہ میں درج ہے۔

2۔ اگر شکایت WMS- Form 'A' پر درج نہ کی گئی ہوتو اُس کے ہمراہ حلفیہ بیان دینا ہوگا:

(الف) شکایت میں لگائے گئے الزامات شکایت دہندہ کے بہترین علم اور معلومات کے مطابق درست اور سچے ہیں۔

(ب) اس سے متعلق وفاقی محتسب یا اس کے کسی علاقائی دفاتر میں اس سے قبل کوئی شکایت نہیں کی گئی۔

(ج) اس موضوع پر شکایت کے کسی معاملہ یا مواد سے متعلق دائر اپیل، پٹیشن اور مقدمہ کی صورت میں کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ معاملہ کسی عدالت ٹریبونل یا بورڈ میں ہوتو بھی کارروائی نہیں ہوگی۔

(د) شکایت کے مندرجات یا مواد میں لگائے گئے الزامات کے ضمن میں مجاز حکام سے بھی رجوع کیا گیا۔ تاہم اس کا معقول وقت میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ جبکہ کی گئی استدعا غیر مصنفانہ طور پر مسترد کی گئی۔

3۔ وفاقی محتسب کے پاس شکایت دائر کرنے سے پہلے عام طور پر متعلقہ محکمہ کے مجاز اعلیٰ حکام سے دادرسی طلب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ انھیں ایسا کرنے کا موقع ملے۔

4۔ شکایت کے ساتھ اگر ممکن ہوتو متعلقہ ادارے کے ساتھ کی گئی حالیہ خط وکتابت، متعلقہ دستاویزات بشمول قومی شناختی کارڈ کی نقول بھی منسلک کی جائیں۔

5۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے کسی بھی دفتر میں ذاتی شکایت درج کرنے کی فوری رسید جاری کی جاتی ہے۔ تاہم کسی دیگر ذرائع سے شکایت بھیجنے کی صورت میں رسید 72 گھنٹوں کے اندر اندر جاری کی جاتی ہے۔

درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ازراہ مہربانی درج ذیل لنک پر کلک کریں۔

https://mohtasib.gov.pk/SiteImage/Downloads.form_a_english.pdf

https://mohtasib.gov.pk/SiteImage/Downloads.form_a_urdu.pdf

وفاقی محتسب سیکرٹریٹ

36 شاہراہ دستور، جی-5/2، سیکٹر G-5، اسلام آباد

فون: +92-51-9216764, +92-51-9216763, +92-51-9216762

وفاقی حکومت کے محکموں کے خلاف آن لائن شکایت درج کرنے کے لیے

www.mohtasib.gov.pk

ای میل: fpc.commissioner@gmail.com

ویب سائٹ: www.mohtasib.gov.pk

بچوں کی شکایت کے لیے ہیلپ لائن 1056

وفاقی محتسب سیکریٹریٹ (WMS) کے اقدامات:

WMS، یونیسف اور UNCRC کا اہم شراکت دار ہے اور اُن کے نفاذ کے لیے چلڈرن کمپلینٹ آفس اور نیشنل کمیٹی برائے اطفال کا قیام عمل میں لا چکا ہے۔ اس مشترکہ شراکت کی کچھ کامیابیاں ذیل میں درج ہیں۔

ناروے کے سابق چائلڈ محتسب جناب Hjermann کی تحقیق کے بعد قومی کمیٹی برائے اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پاکستان میں بچوں کی حالت اور دیگر معاملات سے متعلق اہم اشاعتیں کی گئیں جن کی فہرست ذیل میں درج ہے:

1۔ پاکستان میں بچوں کی حالت رپورٹ 2012ء، جسے 2015ء میں اپ ڈیٹ کیا گیا۔
2۔ انٹرنیشنل سٹڈی آف بیسٹ پریکٹیسزِ اِن مانیٹرنگ چلڈرنز رائٹس۔
3۔ UNCRC کے ساتھ مل کر بچوں کے تحفظ کے ذمہ دار وفاقی اداروں کی طرف سے عمل درآمد کی صورت میں بنیادی مطالعہ۔
4۔ Strengthening of Women and Child Detainees across Pakistan پر دستاویز۔
5۔ سانحہ قصور اور دادرسی کے نظام کے مسائل۔

نظام سے متعلق مسائل کی نشاندہی کے لیے درج ذیل سٹڈیز سرانجام دی گئیں۔

1۔ دارالحکومت اسلام آباد کی علاقائی حدود میں سٹریٹ چلڈرن کی حالتِ زار سے متعلق تحقیقاتی رپورٹ:

چیلنجز اور آگے بڑھنے کا راستہ۔ یہ رپورٹ 27 اکتوبر 2022ء کو منظرِ عام پر لائی گئی۔ رپورٹ کے اہم نتائج یہ ہیں:

- حقوق سے محروم سٹریٹ چلڈرن اور متعلقہ مسائل کا شدید غربت سے بڑا قریبی تعلق ہے۔
- بچوں کے بارے میں اعداد و شمار خاص طور پر غیر اندراج شدہ مہاجر بچوں کے اعداد و شمار جمع کرنے کے مناسب طریقہ کار کی کمی ہے جو بچوں کے حقوق کے تحفظ کو مشکل بنا دیتی ہے اور اس حوالے سے سنگین رکاوٹ ہے۔
- بچوں کے تحفظ کا نظام رسمی اور غیر رسمی ڈھانچے پر مشتمل ہے۔ جو کہ اسلام آباد میں کسی بھی چائلڈ کورٹ

کی عدم دستیابی کے باعث شدید پیچیدگی کا حامل ہے۔

- سٹریٹ بچوں کے تحفظ کے لیے کوئی مرکز موجود نہیں ہے۔
- آئی سی ٹی (ICT) میں سٹریٹ چلڈرن ملک کے دیگر علاقوں سے لائے جاتے ہیں۔ وہ اکثر گداگری کرتے ہیں اور کوڑا کرکٹ اور ناکارہ اشیاء اکٹھی کرتے ہیں۔
- اندرونِ ملک سے لائے جانے والے بچے ٹریفکنگ میں شامل افراد کے رحم وکرم پر ہوتے ہیں یا خود بے یارو مددگار رہوتے ہیں۔
- کوڑا کرکٹ جمع کرنے والے بچے زہریلے مادوں اور جراثیموں کی زد میں رہتے ہیں جس سے اُن کی صحت کو سنگین مسائل کا سامنا رہتا ہے۔

2۔ بچوں کے خلاف سائبر کرائم سے تحفظ اور کنٹرول

بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے سائبر جرائم کے پیشِ نظر، نظام کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے سائبر کرائم کے خاتمے کی غرض سے مختلف اقدامات اور طریقے اختیار کیے گئے ہیں، جو یہ ہیں:

(الف) عوامی آگاہی میں اضافہ کرنا

(ب) قانونی اور تعلیمی اصلاحات کی حوصلہ افزائی کرنا، میڈیا کی حساسیت اور

(ج) میڈیا کے ردِعمل کو مضبوط کرنا

چونکہ سائبر کرائم سے متعلق معاملات کو مختلف انتظامی سطحوں پر نمٹنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے عوام میں آگاہی بڑھانے اور استعداد سازی کے لیے صوبائی محتسب دفاتر اور دیگر شراکت داروں کو متحرک کیا گیا۔ پیمرا، ریڈیو پاکستان، پی ٹی اے، پی ٹی وی اور دیگر اداروں سے مشاورت کے بعد عوامی آگاہی اور میڈیا کی حساسیت کے لیے عوام الناس تک پیغامات جاری کیے اور پھیلائے گئے۔

نیشنل کمیٹی آن چلڈرن (قومی کمیٹی برائے اطفال):

سابق سینیٹر ایس ایم ظفر کی سربراہی میں بچوں کے بارے میں پہلی قومی کمیٹی دسمبر 2014ء میں تشکیل دی گئی جو 10 معروف اراکین پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی نے معاشرے کو متحرک کرنے اور نگرانی سے متعلق CRC کے تمام تقاضے پورے کیے۔ کمیٹی نے گراں قدر خدمات سرانجام دیتے ہوئے پالیسی کے حوالے سے آراء

دیں اور ٹھوس اقدامات بروئے کار لائے جس کے نتیجے میں 2017ء میں بچوں کی مشقت کے خاتمے کا بِل، جیلوں میں خصوصاً خواتین اور بچوں کے بارے میں اصلاحات اور سانحہ قصور پر بڑے پیمانے پر کام کیا۔

کمیٹی دوبارہ تشکیل دی گئی ہے۔ اس کا پہلا اجلاس سابق صوبائی وزیر محترمہ شاہین عتیق الرّحمن کی صدارت میں 31 جنوری 2022ء کو منعقد ہوا۔ آپ نے تمام شراکت داروں کے ساتھ کئی مشاورتی اجلاس منعقد کیے اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں اُن کے کردار اور کاموں کا تعین کیا۔ بچوں کے حقوق پر کام کی رفتار تیز کرنے کے لیے پانچ ذیلی کمیٹیاں تجویز کی گئی ہیں جو کہ مشاورت؛ قانونی دائرہ کار؛ آگاہی کے فروغ؛ ریسرچ اور رابطہ کاری؛ بچوں کے تحفظ کی پالیسی کے حوالے سے کام کر رہی ہیں۔ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ متاثرہ بچوں کے معاملات پر شکایت کے ہر مرحلے پر ایک نیٹ ورک تخلیق کیا جائے۔

وفاقی محتسب کے فوکل پوائنٹس

علاقائی دفاتر کے رابطہ نمبر

علاقائی دفتر پشاور پتہ: پہلی منزل، بینوولینٹ فنڈ بلڈنگ فون: +92-91-9211570 ای میل: regionalheadpeshawar@gmail.com	علاقائی دفتر کراچی پتہ: 4-بی فیڈرل گورنمنٹ سیکرٹریٹ، صدر کراچی فون: +92-21-99202115 ای میل: anwarhaider5@gmail.com
علاقائی دفتر کوئٹہ پتہ: پہلی منزل، چیمبر آف کامرس، زرعون روڈ، کوئٹہ کینٹ، عقب ڈی جی نادرا ہیڈ کوارٹر، کوئٹہ فون: +92-51-9202679 ای میل: ombuds.gsarwar@gmail.com	علاقائی دفتر لاہور پتہ: اسٹیٹ لائف بلڈنگ، تیسری منزل، 15-A ڈیوس روڈ فون: +92-41-99205060

ضمیمہ۔بی

1۔ **محترمہ شاہین عتیق الرحمن، چیئرپرسن**

وائس چیئرپرسن آف بنیاد فاؤنڈیشن، پنجاب

2۔ **سینیٹر روبینہ خالد، رکن**

چیئرپرسن سینیٹ سٹینڈنگ کمیٹی برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی

3۔ **محترمہ مہناز اکبر عزیز، رکن**

رکن قومی اسمبلی/ چیئرپرسن بچوں کے حقوق کی خصوصی کمیٹی اور SDGs پر پارلیمنٹری ٹاسک فورس۔

4۔ **محترمہ آصفہ ریاض فتیانہ، رکن**

وزیر برائے ویمن ڈویلپمنٹ، پنجاب

5۔ کمشنر شکایات برائے اطفال (ایکس آفیشو)

6۔ **جناب فرحت اللہ بابر، رکن**

سابقہ سینیٹر

7۔ **محترمہ راحیلہ حمید دُرانی، رکن**

سابق سپیکر صوبائی اسمبلی/ممبر صوبائی اسمبلی، بلوچستان

8۔ **محترمہ نگہت یاسمین اورکرزئی، ممبر صوبائی اسمبلی، رکن**

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ

9۔ **محترمہ شمسہ علی، رکن**

ممبر صوبائی اسمبلی اور وکیل، پنجاب

10۔ **جناب جسٹس (ر) منظور حسین گیلانی، رکن**

چیئرمین ایسوسی ایشن فار دی رائٹس آدف دی پیپل آف آزاد جموں وکشمیر

11۔ **چوہدری محمد مسعود اختر خان، رکن**

سابق ڈسٹرکٹ اور سیشن جج، لاہور

12۔ **جناب ضیاء احمد اعوان، رکن**

سندھ قومی مدد گار ہیلپ لائن کے بانی

13۔ **محترمہ ثمر من اللہ، رکن**

اینتھر وپولوجسٹ، ڈاکومینٹر یرین، فلم ساز اور انسانی حقوق کی علمبردار

14۔ **محترمہ منیزہ بانو، رکن**

ایگزیکٹو ڈائریکٹر ساحل، اسلام آباد

15۔ **محترمہ عائشہ رضا فاروق، رکن**

چیئر پرسن قومی کمیشن برائے حقوقِ اطفال، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی سینیٹر

16۔ **محترمہ رفعت سردار، رکن**

چیئر پرسن کے پی کے کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن، پشاور

17۔ **محترمہ تابانہ سجاد نصیر، رکن**

ایڈوائزر (جنرل) سی پی سی سی، صوبائی محتسب، پنجاب

18۔ **محترمہ طاہرہ یشب، رکن**

ایس ایس پی، پولیس ڈیپارٹمنٹ گلگت بلتستان

گریونیس کمشنر برائے اطفال

وفاقی محتسب سیکرٹیریٹ، ۳۶ شاہراہ دستور، G-5/2، اسلام آباد

ای میل: fpc.commissioner@gmail.com

ویب سائٹ: mohtasib.gov.pk

بچوں کی شکایات کے لئے ہیلپ لائن: 1056

فون نمبر: +92-51-9217328, +92-51-9216762, +92-51-9216763, +92-51-9216764